پُرگوھر

اردو ترجمہ

مرآتُ العاشقین

اعلیحضرت خواجہ شمسُ الدّین سیالوی رحمۃُ اللہ علیہ کے ملفوظاتِ عالیہ کا مجموعہ

مرتبہ
سیّد محمّد سعید رح

ترجمہ
صاحبزادہ غُلام نظام الدّین رح ایم اے مڑلوی

سیرت فاؤنڈیشن • لاہور

پُرگوھر

اردُو ترجمہ

مرآتُ العاشقین

اعلیحضرت خواجہ شمسُ الدین سیالوی رحمتہُ اللہ علیہ کے ملفُوظاتِ عالیہ کا مجمُوعہ
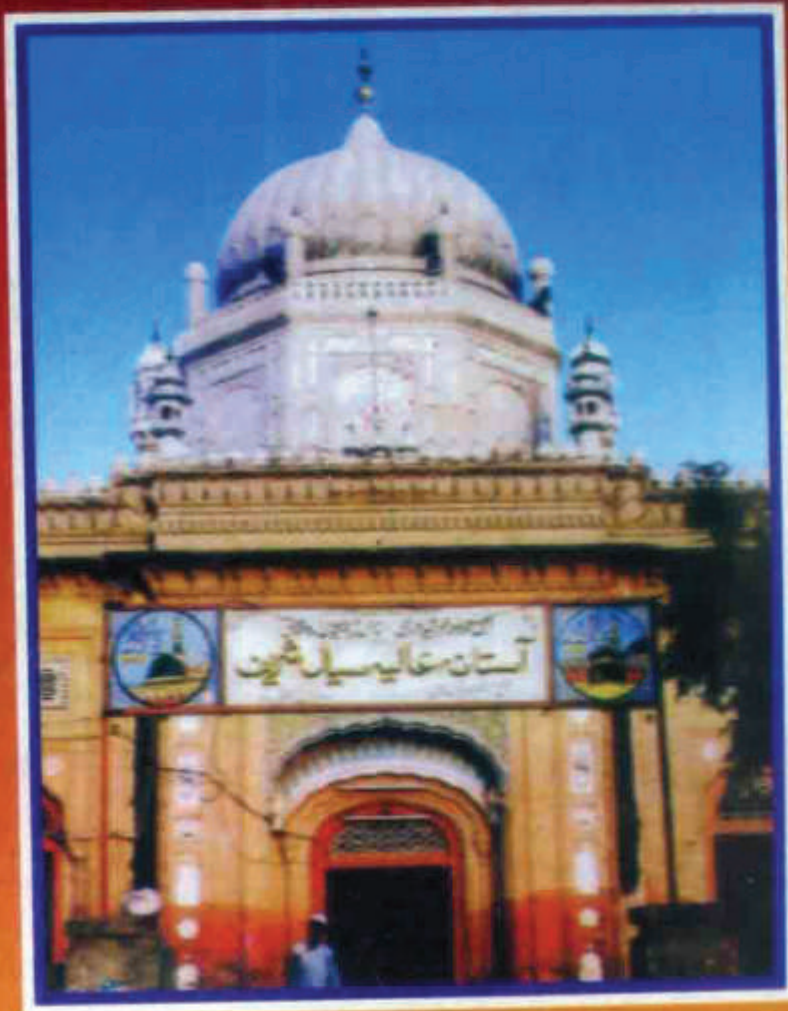
مرتبہ

سیّد محمّد سعید رح

ترجمہ:

صاحبزادہ غلام نظام الدّین ایم اے مرلوی

SEERAT FOUNDATION LAHORE سیرت فاؤنڈیشن

سیرت فاؤنڈیشن

۸۵۵۔این۔سمن آباد۔لاھور

۲۰۰۶

نصر اقبال قریشی

نے سیرت فاؤنڈیشن

لاہور سے شائع کی

تعداد : پانچ سو

طابع : قاسم حمزہ پرنٹرز، لاہور

قیمت 275/-

تقسیم کار:

دربار بک شاپ، دربار مارکیٹ، گنج بخش روڈ، لاہور۔ فون: ۷۲۱۴۶۶۲

المعارف، گنج بخش روڈ، لاہور

ضیاء القرآن، گنج بخش روڈ، لاہور ✿ ضیاء القرآن، اُردو بازار، لاہور

ضیاء القرآن، اُردو بازار، کراچی

نظامی کتب خانہ، دربار حضرت بابا فرید الدین گنج شکرؒ، پاکپتن شریف

اسلامک بک کارپوریشن، فضل داد پلازہ، اقبال روڈ، کمیٹی چوک، راولپنڈی

کشمیر بک ڈپو، تلاگنگ روڈ، چکوال ✿ منیب لاء بک ہاؤس، اے ٹرنر روڈ، لاہور

✿

عملیات کی کوئی کتاب ہے تو ذرا دکھاؤ۔ اس نے بہت خوش ہو کر ایک کتاب پیش کی۔ آپ نے کتاب کو پارہ پارہ کر دیا اور ایک درویش کو کہا کہ اسے دریا میں پھینک آؤ تاکہ اس کا کوئی نشان باقی نہ رہے۔ پھر آپ نے عبدالحلیم کی طرف متوجہ ہو کر کہا ان عملیات سے توبہ کرو اور عبادتِ الٰہی میں مصروف ہو جاؤ، اپنی چند روزہ زندگی کو بُرے عملیات میں ضائع نہ کرو۔ پس اس نے توبہ کی اور آپ سے بیعت کر کے یادِ الٰہی میں مشغول ہو گیا۔

بعد ازاں، حقے کی مذمت کا ذکر چھڑا۔ کسی شخص نے پوچھا کہ حقہ پینے کے متعلق کیا حکم ہے؟ فرمایا۔ بعض علماء نے اسے مکروہ لکھا ہے اور بعض نے مباح لکھا ہے، اکثر صلحائے متقدمین اور متاخرین نے بھی اس سے اجتناب کیا ہے۔

پھر فرمایا۔ جس طرح حقے کی نے اندر سے سیاہ ہوتی ہے، اسی طرح حقہ نوش کا اندرون بھی دھوئیں سے سیاہ ہو جاتا ہے۔

پھر فرمایا۔ نمازی کو حقے سے بہت پرہیز کرنی چاہیئے، کیونکہ اس کی بدبو کی وجہ سے عبادت کی لذت جاتی رہتی ہے اور فرشتے بھی اس سے بیزار ہو جاتے ہیں۔ چنانچہ رسولِ خدا نے صحابہ کو فرمایا کہ لہسن اور پیاز کھا کر میری مسجد میں نہ آیا کرو کیونکہ بعض اوقات مجھے جبرئیل سے واسطہ پڑتا ہے۔ حقے کی بدبو بھی لہسن اور پیاز کی بدبو سے کسی طرح کم نہیں بلکہ کچھ زیادہ ہی ہے۔

بعد ازاں، فرمایا۔ بعض علما حقہ پینے کو بدعت قرار دیتے ہیں اور بعض اسے مکروہ تحریمہ کا درجہ دیتے ہیں، لیکن میرے خیال میں حقہ برائیوں کی جڑ ہے، کیونکہ آدمی جس قدر حقہ پیتا ہے اسی قدر یادِ حق سے غافل ہو جاتا ہے اور اس کے منہ سے مستقل طور پر بدبو آتی رہتی ہے، اس سے اوراد و اذکار کا ذوق بھی سلب ہو جاتا ہے۔ اسی وجہ سے متقی لوگ اس سے نفرت کرتے ہیں۔ حقے کے نیچے پر کپڑے کی پٹیاں لپیٹی جاتی ہیں، جو حقے کے پانی سے تر رہتی ہیں، حقہ نوش ان پٹیوں پر ہاتھ ملتے ہیں اور پھر اسی حالت میں اپنے کپڑوں پر ہاتھ لگاتے ہیں اور پھر انہی کپڑوں سے نماز بھی پڑھ لیتے ہیں، تو یہ نماز کس طرح صحیح ہوئی؟ اسی طرح، جہاں حقہ ہوتا ہے وہاں اکثر جاہل لوگ جمع ہو کر خرافات

اور ہزلیات میں وقت ضائع کرتے ہیں ۔

بعد ازاں ، فرمایا ۔ مولوی غلام رسول گردیؒ کا یہ معمول تھا کہ جس جگہ حقہ ہوتا وہاں حقے کو کئی مرتبہ سلام کرتے اور کہتے اے خبیث خدا کے لیے مجھ سے دُور ہی رہ ! ایک دن میں ان سے ملا اور پوچھا کیا وجہ ہے کہ آپ حقے سے اس قدر نفرت کرتے ہیں ؟ کہنے لگے تمام گناہوں کا امام حقہ ہے ۔ جہاں حقہ ہو وہاں پوست کا بھی احتمال ہوتا ہے اور جب یہ دونوں جمع ہوں تو بھنگ اور افیون کا بھی احتمال ہوتا ہے ۔ جب یہ تینوں جمع ہو جائیں تو شراب اور کباب کا بھی گمان ہوتا ہے ۔ علیٰ ہذا القیاس حقہ گناہوں کے بھنور میں جکڑ دیتا ہے اور حقہ نوش کا دل سیاہ ہو جاتا ہے ۔ گناہوں کی سیاہی رفتہ رفتہ دل پر غلبہ کر لیتی ہے اور نورِ ایمان زائل ہو جاتا ہے ۔

بعد ازاں ، فرمایا ۔ چنیوٹ میں ایک عالم حقہ پیتا تھا اور اکثر علماء سے حقے کے بارے میں بحث کرتا اور غالب آجاتا تھا ۔ اتفاقاً ایک دن وہ موضع شیخ جلیل میں شیخ غوث محمد کے مکان پر ٹھہرا ہوا تھا ۔ شیخ صاحب حقے سے نفرت کرتے تھے ۔ اس عالم نے اپنے خادم کو کہا حقہ تازہ تیار کر لاؤ ۔ خادم حقہ تیار کر کے لایا ۔ جب عالم نے کش لگایا تو حقے سے غلغل کی آواز نہ آئی ۔ عالم نے تجدید کا حکم دیا ۔ خادم نے تعمیل کی ۔ لیکن دوسری مرتبہ بھی غلغل کی آواز پیدا نہ ہوئی ۔ عالم نے کہا میں حقے ہی کے متعلق بحث کرنے آیا تھا ، لیکن کیا کروں شیخ صاحب نے اپنی کرامت سے حقے کی آواز ہی بند کر دی ہے ۔ البتہ اگر وہ علمی بحث کرتے تو میں بھی کوئی بات کہتا ۔ کھانے کے وقت جب عالم کے سامنے دستر خوان چُنا گیا تو عالم نے ہاتھ دھونے کے لیے پانی طلب کیا ۔ شیخ صاحب نے کہا یہی حقے کا پانی کافی ہے ۔ عالم اس بات سے بہت شرمسار ہوا اور اس نے حقہ کشی سے ہمیشہ کے لیے توبہ کر لی ۔

بعد ازاں ، فرمایا ۔ جھنگ اور اس کے مضافات میں تمام لوگ خواہ سیال ہوں ، خواہ سید ، شیعہ مذہب رکھتے ہیں ، لیکن ان کا قاضی سیّد اہل سنّت ہے اور یہ عجیب لطیفہ ہے کہ قاضی کا مذہب اور ہے اور عوام کا مذہب اور ہے ۔ اس کے بعد آپ نے چند ہندی اشعار پڑھے ۔